10323 ـ غصب كے احكام كا بیان

سوال

كسى دوسرے كى ملكيت والى چيز كوغصب كرنے كا حكم كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

الحمدللہ

غصب كى لغوى تعريف :

كسى چيز كوظلم وزيادتى سے لينا ـ

فقھاء كى اصطلاح ميں غصب كى تعريف :

كسى كے حق پر زبردستى اورناحق قبضہ كرنے كوغصب كہا جاتا ہے ـ

غصب كے حرام ہونے پر مسلمانوں كا اجماع ہے ـ

اس ليے كہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے :

اورتم آپس ميں اپنے مالوں كوباطل طريقوں سے نہ كھاؤ ـ

اورغصب باطل طريقے سے مال كھانے سے بھى بڑا ظلم ہے ـ

اورپھر نبى مكرم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان بھى ہے :

(يقينا تمہارے خون اورتہمارے مال ودولت اورتمہارى عزتيں تم پر حرام ہيں) ـ

اوردوسرى حديث ميں نبى صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا :

(كسى مسلمان كا مال اس كى اجازت اوررضامندى كےبغير حلال نہيں)

اورغصب کی گئي چیز یاتو جائداد ہوگی یا پھر منتقل ہونے والی چیز اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافرمان ہے :

(جس کسی نے بھی ایک بالشت زمین ظلم زیادتی سے حاصل کی اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا) ۔

غاصب پرضروری اورلازم ہے کہ وہ اللہ تعالی کےہاں توبہ کرے اور غصب کی ہوئ چیز کو اس کےمالک کوواپس لوٹائے اوراس سے معافی و درگزر طلب کرے ، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی کی طرف راہنمائ کی ہے ۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(جس نے بھی اپنے کسی بھائ پر ظلم وزیادتی کی ہے اسے آج ہی اس کا کفارہ ادا کردے قبل اس کے کہ اس کے پاس درھم ودینا نہ ہوں (یعنی قیامت کے دن) اگر اس کی نیکیاں ہوں گی تووہ مظلوم کو دی جائيں گي اوراگرنیکیاں نہ ہوئيں تو مظلوم کے گناہ لے کے اس کے پر ڈال دیئے جائيں گے اورپھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا) او کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

اگر غصب کردہ چیز اس کے پاس موجود ہے تو وہ اسی طرح اس کومالک تک پہنچا دے اوراگر ضائع ہوچکی ہے تواس کا بدلہ دینا چاہیے ۔

امام مؤفق رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

(علماء کرام کا اجماع ہے کہ اگر غصب شدہ چيز اپنی حالت میں موجود ہے اوراس میں کوئ تبدیلی نہیں ہوئ تواس کا واپس کرنا واجب ہے) انتہی ۔

اوراسی طرح غصب شدہ چيز کی زیادتی بھی واپس کرنی لازم ہے چاہے وہ زیادہ شدہ اس کے ساتھ متصل ہویا منفصل ، اس لیے کہ وہ غصب شدہ چیز کی پیداوار ہے اوروہ بھی اصلی مالک کی ہوگي ۔

اوراگر غاصب نے غصب کردہ زمین میں کوئ عمارت تعمیر کرلی یا پھر اس میں کوئ چیز کاشت کرلی تومالک کے مطالبہ پر اس اکھیڑنا ضروری ہے ۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(ظالم کے پیسنے کا کوئ حق نہیں) سنن ترمذي وغیرہ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کوحسن قرار دیا ہے ۔

اوراگر اس چیز کےمنھدم کرنے یا اکھیڑنے سے زمین کونقصان ہوتوغاصب پر اس نقصان کا بھی جرمانہ ہوگا اوراسی طرح اسے کاشت کے آثار بھی ختم کرنے لازم ہیں تا کہ زمین کے مالک کو زمین صحیح سالم واپس ہوسکے ۔

اوراسی طرح غاصب کے ذمہ غصب کےوقت سے لیکر مالک کوواپس کرنے تک کا کرایہ بھی ادا کرنا ہوگا یعنی اس کرائے کی مثل ادا کرے گا ، اس لیے کہ اس نے زمین کےمالک کواس مدت میں نفع حاصل کرنے سے ناحق روک رکھا تھا ۔

اوراگر کسی نے چیز غصب کرکے روکے رکھی تو اس کی قیمت میں کمی واقع ہوگئي توصحیح یہ ہے کہ وہ اس نقص کا ذمہ دار ہوگا ۔

اوراگر غصب کردہ چیز کسی ایسی چیز میں مل گئي جس میں تمییز کرنا ممکن ہو مثلا گندم جومیں مل جائے ، توغاصب اسے علیحدہ کرکے واپس کرنے گا ۔

اوراگر ایسی چیز میں مل جائے جس کی تمیز کرنی مشکل ہو مثلا گندم گندم میں ہی مل جائے توغاصب اسی طرح کی گندم اوراتنی غیرملاوٹ شدہ واپس کرے گا ۔

اوراگر وہ اسی طرح کی چیز میں یا پھر اس سے بھی بہتر اوراچھی قسم میں یا پھر کسی اورجنس میں مل جائے جس کی تمیز کرنا مشکل ہو تو اس ملی ہوئ کوفروخت کر کے دونوں کو ان کے حصوں کے مطابق قیمت ادا کردی جائے گی ۔

اوراگر اس صورت میں جس کی چیز غصب کی گئي ہواسےقیمت کم ملے توغاصب باقی نقصان کا ذمہ دار ہوگا ۔

اوراس باب میں یہ قول بھی ذکرکیا ہے :

اورغاصب کے ہاتھوں سے جس جس کے پاس بھی غصب کی ہوئ چیز جائے گی وہ سب ضامن ہوں گے ۔

اس کا معنی یہ ہے کہ جن کی طرف بھی غصب شدہ چیز منتقل ہوگي اگروہ ضائع ہوجائے تووہ سب اس کا نقصان پورا کریں گے ۔

اوریہ سب دس قسم کے ہاتھ شمار ہوتے ہیں :

خریدار اورجو اس کے معنی میں ہو ، اجرت پر حاصل کرنے والے کے ہاتھ ، بغیر عوض کے قبضہ کرنے والےکا ہاتھ مثلا چھین لینے والا ، مصلحت دافعہ کی بناپر قبضہ کرنے والا جیسا کہ وکیل ہے ، عاریتا لینے والا ، غصب کرنے والا ، مال میں تصرف کرنے والا ، مثلا مضاربت پرشراکت کرنے والا ، غصب شدہ عورت کی شادی کرنے والا ، بغیر فروخت کے عوض میں قبضہ کرنے والے کے ہاتھ ، غاصب کی نیابت کرتے ہوئے غصب شدہ چیز کوضائع

کرنے والا ۔

توان سب صورتوں میں جب دوسرے کوحقیقت حال کا علم ہوجائے کہ اسے دی جانے والی چیز غصب شدہ ہے تواس پراس چیز میں زیادتی کی بنا پر ضمان ہوگی اس لیے کہ اسے علم تھا کہ مالک کی جانب سے اس میں تصرف کی اجازت نہیں ہے ۔

اوراگر اسے حقیقت حال کا علم نہیں توپھر پہلے غاصب پر ہی ضمانت ہوگي اورنقصان وہی ادا کرے گا ۔

اوراگر کوئ ایسی چیز غصب کرلی جائے جوعادتا کرایہ پرلی جاتی ہے توغاصب مالک کواتنی مدت کا کرایہ بھی لازمی ادا کرے گا اس لیے کہ نفع بھی ایک قیمتی مال ہے لھذا اصلی چیز کی طرح منافع کی بھی ضمان ہوگی ۔

غاصب کے جتنے بھی حکمی تصرفات ہیں وہ سب کے سب باطل ہیں اس لیے کہ وہ سب مالک کی اجازت کے بغیر ہیں ۔

اور اگر کوئ چیز غصب کرلی اوراس کے مالک کا علم نہ رہا اوراسے واپس کرنا بھی ممکن نہ ہوسکے تو وہ حاکم کے سپرد کردی جائے جو اسے صحیح جگہ پراستعمال کرے گا اوریا پھر اس کے مالک کی جانب سے صدقہ کردی جائے اوراگر اسے صدقہ کیا جائے تو اس کا اجرو ثواب مالک کوہو گا نہ کہ غاصب کواورغاصب اس سے خلاصی حاصل کرلے گا ۔

غصب یہی نہیں کہ کسی چیز پرطاقت کے بل بوتے قبضہ کرلیا جائے بلکہ یہ بھی غصب میں ہی شامل ہے کہ کسی باطل طریقے اورجھوٹی اورفاجرہ قسم کے ذریعہ سے کسی چیز پر قبضہ کرلیا جائے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اورایک دوسرے کا مال ناحق و باطل طریقے سے نہ کھایا کرو ، اورنہ ہی حاکموں کو رشوت پہنچا کرکسی کا کچھ مال ظلم وستم سے اپنا کرلیا کرو ، حالانکہ تم جانتے ہو البقرۃ (188) ۔

لھذا یہ معاملہ بہت ہی سخت ہے اورحساب وکتاب بھی بہت مشکل ہے توفکرکریں ۔

اورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کافرمان ہے :

(جس نے بھی ایک بالشت زمین غصب کی تواسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا) ۔

اورایک دوسری حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(میں نے جس کے لیے بھی اس کے بھائ کے حق میں سے فیصلہ کردیا تواسے وہ نہیں لینا چاہیے ، بلکہ میں تو اس کے لیے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں) ۔ .